بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمی دیگر	بہشتی دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

نمبر ۱ قادیان دارالامان [illegible] رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۷ھ روز چہارشنبہ مطابق ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء جلد ۴

خطبہ

جو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ نے پڑھا

الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم ملک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ایہا الذین اٰمنوا ان تطیعوا فریقا من الذین اوتوا الکتٰب یردوکم بعد ایمانکم کٰفرین ○ وکیف تکفرون و انتم تتلیٰ علیکم اٰیٰت اللہ و فیکم رسولہ ومن یعتصم باللہ فقد ہدی الیٰ صراط مستقیم

مومنو! اگر تم کتاب والوں میں سے ایک فریق کا کہا مانو گے تو تم کو ایمان کے بعد کافر بنا دیں گے۔ اور اب تم کیونکر کافر ہو سکتے ہو اور تم پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور اس کا رسول تم میں ہے اور جو کوئی اللہ کو مضبوط پکڑے اسے صراط مستقیم دکھایا جاتا ہے۔

اس آیت کے پڑھنے سے کئی باتیں میرے دل میں پیدا ہوئیں اول یہ کہ یہ ایمان جو اللہ تعالیٰ ہم کو بخشتا ہے یہ اس کے نزدیک ایک عظیم الشان بات ہے اور اس کو چھوڑنا اور دوسری راہ اختیار کرنا غضب الٰہی کے بھڑکانے کا موجب ہو جاتا ہے۔

دوسرے یہ کہ اس عظیم الشان ایمان کی راہ میں خطرناک روکیں اہل کتاب کی طرف سے پیدا ہونے والی ہیں جیسے عظیم الشان ایمان ہے ویسا ہی عظیم الشان شیطان ہے ادھر کوشش کرتے ہیں ادھر ہاتھ پاؤں مارتے اور طرح طرح کے رنگوں سے چاہتے کہ مومنوں کو گمراہ کریں۔

تیسرے یہ کہ اس عظیم الشان ایمان کے قیام اور شیطان کے داؤ گھات اور دجل و فریب سے بچنے کے لئے کوئی راہ نہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور رسول

خاص طرز سے حامی اور حافظ ہو- صاف لفظوں میں یوں کہو کہ جب ایسا خطرناک وقت آوے کہ توحید کی راہ میں ابلیس پر تلبیس ہو اُس وقت خدا کا رسول اپنے پاک انفاس اور برگزیدہ نمونے اور مؤثر دعاؤں سے ٹھوکر سے بچاتا ہے اور خدا کی آیات اور نشانوں زندہ - بارعب مؤثر کتاب کا پڑھا جانا اسی زندہ نمونہ سے ہو سکتا ہے میں دیکھتا ہوں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے تو عیسائیوں کا ایک بڑا دجل جو دنیا میں پھیلا ہوا تھا - عرب کو بھی یقیناً کھا جاتا اُس دجل کی حقیقت اور قلعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھول دی آپ کی چال ڈھال برگزیدہ اور پاک نمونہ خدا سے دیان - اعمال صالحہ اور قرآن کریم کے مضبوط دلائل نے اس مذہب کو بالکل بودا اور بے اثر کر دیا۔

اسلام نے جو اثر عیسائیت کے روکنے میں کیا اُس سے متاثر ہو کر ایک متعصب عیسائی ولیم میور نامی کہتا ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو ساری دنیا میں عیسائی مذہب پھیل جاتا - میں کہتا ہوں بجا صحیح ہے - جب تک ایمان کی حفاظت کے لئے مضبوط اور سخت دیواریں ابلیس کے مقابل میں نہ ہوں بچ نہیں سکتا عاجز انسان لالچ - خوف اور کئی قسم کی تاثیروں سے متاثر ہو کر ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور زیادہ بات یہ ہے کہ پچھلے نمونے عظمت اور ہیبت الہٰی کے جو نبیوں کے ذریعہ جلوہ گر ہوتے ہیں وہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد افسانہ اور داستان کا رنگ پکڑ لیتے ہیں - گلزار موسی - گلزار آدم - گلزار ابراہیم وغیرہ نام کی کتابیں کس قدر شائع ہوتی ہیں - مرد - عورتیں بچے سب ان کو پڑھتے ہیں ان کتابوں کا پنجاب میں بہت بڑا رواج ہے - مگر کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ قصے واقعی الٰہی ہیبت اور عظمت اور نبوت کی سچی تعلیم اور چال چلن کا اثر اپنے اندر رکھتے ہیں اور ان کو پڑھ کر کوئی خاص ایمانی اثر دل پر پڑ سکتا ہے - اور ایک نیا اور تازہ ایمان پیدا ہو سکتا ہے ؟ کبھی نہیں بلکہ یہ فسانے وہی رنگ رکھتے ہیں جو ہیر رانجھا اور سسی پنوں کے قصوں کو دیا گیا ہے کوئی راہ انسان کے دل پر اثر اور قلب پر رعب ڈالنے کے لئے مرسل من اللہ کے زندہ نمونہ سے بہتر نہیں ہے وہ نئے سرے دکھا دیتا ہے کہ وہ خدا جو ہمیشہ سے اپنے برگزیدوں کے ساتھ بولتا آیا ہے اور دنیا کو ایک دم میں ادھر اور ایک آن میں اُدھر پلٹ دیتا ہے جس کی ہیبت اور عظمت سطوت و شوکت کے سامنے سب قوتیں ہیچ ہیں جو ہواؤں کو ادھر سے ادھر پھیر کر کہیں وبائی امراض کے مادے اور کیڑے دور کر دیتا ہے اور کہیں پہونچا دیتا ہے - اب بھی اپنی قدرت نمائی کرتا ہے جب تک نیک نمونہ اور زندہ نمونہ موجود نہ ہو داستان اور کہانی سے بڑھ کر ان باتوں کو وقعت نہیں ہو سکتی کفار بھی تو اساطیر الاولین کہتے تھے۔

اس وقت مختلف رنگوں اور مختلف پیرایوں میں ایمان کے چھین لینے کی کوششیں کی جاتی ہیں - فلسفہ اور طبعیات کے بھیس میں نو تعلیم یافتہ جوانوں کو لالچ اور طمع کے رنگ میں مفلسوں اور قلاشوں کو مصنوعی اور نمائشی اخلاق کے رنگ میں ایک طرف ہسپتالوں اور یتیم خانوں کے رنگ میں دوسری طرف ایمان لینے کی کوششیں یہ گروہ کر رہا ہے اُن کی کوششیں اور طاقتیں مردوں ہی تک کے گمراہ کرنے میں محدود نہیں رہیں بلکہ بیچاری خانہ نشین عورتوں تک کو بھی لکھانے پڑھانے کے ڈھنگ ڈال کر سینے پرونے کی بہلنے بنا کر پھسلایا جاتا ہے۔

غرض اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ اس آیت کے موافق اہل کتاب میں کا ایک گروہ ہمہ تن کوشش ہو کر اہل ایمان کے درپے ہو رہا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس صلیبی طلسم کے توڑنے کے لئے اپنی آیات کو پھر از سر نو ہم میں بکھیرا اور ایک پاک اور زندہ نمونہ ہم میں قائم کیا جو اس جادو سے فرنگ کی حقیقت کھول رہا ہے۔ کون سا گھر ہے جہاں وہ ڈر اور ہیبت الٰہی جو اس وقت ہم میں اور ہماری جماعت میں ہے ہے؟ کہیں نہیں ؟ کیوں ؟ اس لئے کہ ایک مدت گذر جانے کے بعد دل سخت ہو گئے اور پچھلی باتیں کتھا اور کہانی کا درجہ پانے لگیں تھیں مگر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ایک برگزیدہ انسان کو اٹھایا اپنی نصرت اور تائید کا ہاتھ اُس کے سر پر رکھا اور عوام کے دلوں میں اُس کی ہیبت کو ڈال دیا۔

آج دیکھو عیسائی ساری باہر ہو سکتے اگر کوئی مباحثہ کرے تو سخت سوال پیدا ہوتا ہے کہ تو

نہیں ؟ دل گھبرا جاتا ہے چھکے چھوٹ جاتے ہیں اور مباحثہ سے کنارہ کرتے ہیں وہ اپنی اس علمی حالت سے شہادت دے اُٹھتے ہیں کہ اس گروہ کے دلوں پر جو مرزائی گروہ ہے ایک الٰہی رنگ چڑھا ہے۔ ان کو دلائل حجج بینات ایسے ملے ہیں جو دوسری قوموں اور دوسرے مسلمانوں میں نہیں ہیں **اشدّاء علی الکفار** یہی قوم ہے جو کافروں کے رنگ سے رنگین اور اُن کے اثر سے متاثر نہیں ہو سکتی میرا دل خوشی اور لذت سے بھر جاتا ہے جب میں اس پر غور کرتا ہوں کہ خدا کے فضل سے کوئی قوم بجز ہماری ایسی نہیں ہے جو اہل کتاب کے اثر بد سے بچے اور ان کی بیہودہ رکیک دلائل کے مقابلہ میں براہین احمدیہ کے ساتھ میدان میں نکلے۔

یہ قوت اور ہیبت جو پیدا ہوئی۔ اور پاک تاثیریں جو جانشین ہوئیں اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مامور ہم میں موجود ہے جس نے اپنے پاک نمونہ اور چلن سے دکھا دیا کہ وہ یگانہ و یکتا خدا جو **موسیٰ و ابراہیم** پر چمکا۔ جس رنگ اور بھیس میں اُس نے فاران کی چوٹیوں پر جلوہ نمائی کی۔ اور جس رنگ میں وہ نبیوں سے کلام کرتا رہا اور اپنی قدرتیں اور چمکاریں دکھلا کر خدا ہوا۔ اور ان قوموں نے ایک زندہ خدا دیکھا۔ آج اُسی لباس میں ہم نے اُس کو دیکھا اور اُس کے ہاتھ کی چمکار کو دیکھ لیا۔ پس **فکیف تکفرون وانتم تتلیٰ**

علیکم آیٰت اللہ وفیکم رسولہ۔ اب تم کیونکر منکر ہو سکتے ہو خدا تعالیٰ کی آیتیں تم پر پڑھی جاتی ہیں اور اُس کا مامور تم میں موجود ہے۔

کیا آج کوئی فرقہ ہے جو اس آیت کو پڑھے اور پورا حظ اور لذت حاصل کرے۔ وہ پڑھتے ہیں مگر اُن کو مزہ نہیں آ سکتا۔ مکہ و مدینہ یا روئے زمین میں اور کسی جگہ جاؤ۔ اس آیت کا سچا مفہوم اور مزہ جو میں بیان کرتا ہوں اور میری قوم مزہ اٹھا رہی ہے اور کوئی دوسرا نہیں پا سکا۔ یہ خدا کا خاص فضل ہے جو ہمارے تمہارے حصہ میں آیا۔ **ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء** اس فضل پر شکر کے سجدے کرو اور خدا کے حضور برکتیں مانگو۔

میں پھر کہتا ہوں کہ دوسری قوموں میں یہ آیت متلو ہے وہ اس کو رٹ رٹ پڑھتے ہیں حظ نہیں اُٹھا سکتے۔ دوستو! تم قدر کرو۔ ہم پر حجت پوری ہو چکی۔ اب نئی **وحی** اُتر کر کہتی ہے **و کیف تکفرون** الآیہ جہاں ایک طرف یہ برکت اور نعمت ہے اب دوسرے پیرایہ میں ڈرنا چاہیئے۔ اُمید اور خوشی کے ساتھ ہی ایک ڈر اور خوف بھی ہے اب اگر معصیت میں گرفتار ہوے۔ تو جیسی رسول **اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کی بی بیوں کو حکم ہوتا ہے کہ دو چند سزا ملے گی اسی طرح سے ہم بھی جنھوں نے پاک نمونہ دیکھا اور خدا کے زندہ کلام کو پڑھا اور اُترتا ہوا پڑھا ہے دو چند سزا کے مستوجب ہوں گے اللہ تعالےٰ مجھے اور میرے دوستوں کو اس پاک نعمت کی قدر کی توفیق رفیق حال کرے اور اس نعمت کے بعد برائیوں اور معصیت کی راہوں سے بچا وے **آمین ثم آمین**

سنہ ۱۸۹۹ء پر ایک نظر

زمانہ کیا ہے ؟ تغیر پذیر حالتوں کے مجموعہ اور بوقلموں حوادث کے شیرازہ کا نام ہم زمانہ رکھتے ہیں۔ اگر ہماری ہستی اپنے قابو میں ہوتی تو ہم اسے ناپائیدار اور زمانہ کو قدیم کہہ اُٹھتے۔ مگر ہر سانس کے بعد ہمارا ایک نئے عالم میں جا رہنا انسانی ہستی کی ناپائیداری اور اضطراری حالت کا ایک خاص ثبوت اور حدوث زمانہ کی دلیل ہے۔

سانس اگر محسوس شے ہوتی تو گھنٹہ سے لے کر سال تک کو بھی ہم دیکھ سکتے۔ اور بخوبی معلوم ہو جاتا کہ یہ سال و ماہ اُس کی آمد و شد کا نتیجہ ہیں۔ ایسے تغیر و تبدل سے قیامت کے آنے والی گھڑی کا پتہ لگتا ہے۔

یوں تو انسانی ہستی میں ہر لحظہ ایک تغیر ہوتا ہے مگر وہ قریباً غیر معلوم ہونے کی وجہ سے عدم توجگی سے ٹال دیا جاتا ہے لیکن سال کے اخیر پر ایک بڑا انقلاب محسوس ہوتا ہے اُس وقت کی حالت ایک بار تو انسان کو چونکا دیتی ہے اور ایک دقیقہ رس اور غور کن طبیعت اس انقلاب سے بہت سی قیمتی سبق حاصل کر سکتی ہے پہلا سبق جو اس تبادلہ سے انسان سیکھ سکتا ہے وہ یہ ہے کہ وقت کی قدر کرو۔ جس کے

ساتھ ہی محاسبہ اعمال کا موقع مل سکتا ہے۔ مبارک ہے وہ انسان جو اس تبدیلی سے اپنے اندر کوئی پاک تبدیلی پیدا کر لیتا ہے۔

غرض سنہ ۱۸۹۹ء کا گذر جانا بھی دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کے لئے ایک نشان بیّن ہے اور ہم کو بتلا رہا ہے کہ ہم بھی اس تبادلہ سنین کے ساتھ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کریں۔

اس قدر بیان کے بعد ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ سنہ ۱۸۹۹ء پر

خدا تعالیٰ کے برگزیدہ محسن نے

جو اس کے ایک پاک مدار راستباز امام حضرت اقدس جناب سیدنا

مرزا غلام احمد مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے ذریعہ قائم ہوا کیا کیا ترقیاں کیں؟ اور اس امر کے اظہار کی اس لئے ضرورت ہے کہ تا حق کے دشمنوں اور بطالت کے فرزندوں کو معلوم ہو کہ یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کی لگائی ہوئی شاخ ثمردار ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ظالم اور مفتری کو مہلت نہیں دیتا ہے۔ مگر راستباز اور بنود ہر آن ایک نئی ترقی پاتا ہے اور کامیابیاں حاصل کرتا ہے اُسے ہر لحظہ آواز آتی ہے

وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ

اور ان تمام ترقیوں کو مختلف عنوان میں انشاء اللہ تعالیٰ بتلائیں گے۔

نشانات اور پیشگوئیاں

اس سال میں بھی خدا تعالیٰ کے بے انتہا انعام اس کے برگزیدہ موعود علیہ السلام پر اور اس کی جماعت پر ہوتے رہے۔ چنانچہ بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔

منجملہ ان کے **اشتہار** ۲۱ر نومبر سنہ ۱۸۹۸ء کی پیشگوئی کا پورا ہونا ہے جو محمد حسین بٹالوی اور اس کے رفقا کے متعلق تھی۔ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی مفصل کیفیت شائع ہو چکی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ جو مبشر الہام ہوتے رہے ہیں وہ وقتاً فوقتاً ہم درج اخبار کر چکے ہیں۔

اس سال میں تین اور زبردست پیشگوئیاں بھی پوری ہوئیں۔ ان میں سے ایک جناب صاحبزادہ **مبارک احمد** صاحب سلمہ ربہ کی ولادت باسعادت کے متعلق تھی۔ جس کا ذکر انجام آتھم وغیرہ مختلف کتابوں میں ہے

کہ عبد الحق نہیں مرے گا جب تک چوتھا لڑکا نہ دیکھ لے

چنانچہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب عبد الحق کی زندگی میں پیدا ہوئے

تیسری پیشگوئی حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کے گھر میں فرزند رشید پیدا ہونے سے پوری ہوئی جیساکہ **انوار الاسلام** میں حضرت اقدس نے بصفحہ ۲۶ حاشیہ میں اس پیشگوئی کو لکھا ہے یہ مولود مسعود اس بشارت کے موافق اپنا حلیہ رکھتا ہے اس کا نام حضرت اقدس **عبد الحی** رکھا ہے

چوتھی پیشگوئی وہ عظیم الشان ہے جو **حسین کامی** وائس کونسل کراچی کے متعلق زرچندہ مظلومان کریٹ سے پوری ہوئی۔ جس کا مفصل اشتہار شائع ہو چکا ہے

غرض یہ چار عظیم الشان پیشگوئیاں اسی سال سنہ ۱۸۹۹ء میں پوری ہوئیں۔

تصنیفات و تالیفات

تصنیفات و تالیفات کا صیغہ بھی ترقی پر رہا۔ اردو زبان میں **ایام الصلح**۔ حقیقت المہدی ستارہ قیصرہ شائع ہوئیں۔ اور فریاد درد کی تالیف شروع ہوئی **نجم الہدیٰ** کا بہت بڑا حصہ چھپ گیا۔ ایسا ہی کتاب **تریاق القلوب وجذب الارواح الی حضرۃ المحبوب** جو ایک زبردست کتاب اور عظیم الشان نشانوں کا مجموعہ ہے چھپنی شروع ہوئی ہے

عربی فارسی زبان میں **ترغیب المومنین** اور نجم الہدیٰ لکھی گئی اور ایک بڑا حصہ طبع ہو گیا۔

انگریزی میں فریاد درد اور ستارہ قیصرہ ترجمہ ہو کر شائع ہوئیں۔ ان سب کتابوں کے علاوہ ایک زبردست کتاب جو گویا کسر صلیب کے لئے آخری حربہ ہے طبع ہونی شروع ہوئی جس کا نام **مسیح ہندوستان میں** ہے اس کتاب میں زبردست دلائل عقلی و نقلی سے واقعات صحیحہ کی بنا پر ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح ہندوستان میں آکر یعنی کشمیر میں فوت ہوا ہے چونکہ اس کتاب کے متعلق کچھ اور بحث کرنے کی ضرورت تھی اس لئے سردست اس کا طبع ہونا ملتوی ہے۔

یہ تو ان تصانیف کا ذکر ہے جو حضرت اقدس نے شائع کیں۔

وہ کتابیں جو حضرت اقدس کی تائید میں آپ کے جان نثار اور مخلص خادموں کی طرف سے شائع ہوئیں ہیں علاوہ ازیں ہیں چنانچہ **رپورٹ جلسہ سالانہ** حضرت اقدس کی ایک تقریر حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ایڈیٹر اخبار الحکم کی طرف سے شائع کی گئیں۔ اور **ہدایت المہدی** اور **کشف الدجی** مولانا مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے شائع کیں۔

ان تائیدی کتب میں سب سے بڑھکر اور ضروری وہ لیکچر ہے جو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے اس مضمون پر سیالکوٹ میں دیا کہ حضرت اقدس نے آکر کیا کیا۔ اور بھی چھوٹے چھوٹے رسالے وغیرہ شائع ہوتے رہے

اشتہارات

اس سال میں گذشتہ سال کی طرح اشتہارات بھی کثرت سے شائع ہوتے رہے چنانچہ کم از کم پانچ ہزار اشتہار حضرت اقدس نے شائع کئے۔

اس سال میں حضرت اقدس کی تائید میں اشتہارات کا سلسلہ بھی شروع ہوا چنانچہ ان دوستوں نے بذریعہ اشتہارات اپنے رویا اور کشوف اور الہامات کو شائع کیا جنھوں نے حضرت اقدس کے سلسلہ میں شامل ہوکر یہ فیض حاصل کیا ہے۔

ان میں سے سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹی۔ میاں محمد علی صاحب صوفی لاہوری صاحبزادہ سراج الحق صاحب سجادہ نشین جمالی قطب ہانسی سرساوی حال قادیانی اور منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی حافظ نور محمد صاحب فیض اللہ چکی کے اشتہارات شائع ہوچکے ہیں

خطوط

خط وکتابت کا سلسلہ بھی بہت بڑا سلسلہ ہے۔ چنانچہ اس سال میں اس سلسلہ میں بھی وسعت کے ساتھ ترقی ہوئی ہے۔

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی خطوں کے جواب لکھنے کا کام سال بھر کرتے رہے مگر آخر خطوط کی زیادتی نے بارشاد حضرت اقدس [illegible] صاحب کو اس کام میں ان کا ہاتھ بٹانے کی ضرورت محسوس کرائی۔ چنانچہ اب دونوں صاحب اس خدمت کو سرانجام دیتے ہیں جزاہما اللہ احسن الجزاء۔

اس امر کا اظہار بھی اس مد میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ کے نام جو خطوط آتے ہیں ان کا ایک بڑا حصہ حضرت اقدس کے متعلق سوالات کا ہوتا ہے جیسا کہ اخبار الحکم میں بعض خطوط کے اندراج سے پایا جاتا ہے۔ اس لیئے وہ سب خطوط اسی مد میں داخل ہیں ان خطوں کا تخمینہ جو حضرت اقدس کے نام سے سال بھر میں آئے پانچ ہزار ہیں اور ان خطوط کی تعداد کا تخمینہ جو مولانا مولوی نورالدین صاحب کے نام آئے قریباً تین ہزار ہے۔ پس اس سال میں کوئی آٹھ ہزار سے زیادہ خط لکھا گیا ہے جس کے ذریعہ سے اس مبارک مشن کی دعوت قوموں میں پھیلی ہے۔

مہمانوں کی آمد ورفت

یہ سلسلہ بھی اس سال ترقی پر رہا ۳۰ سے لے کر ۵۰ تک مہمانوں کی روزانہ اوسط رہی ہے گو بعض دنوں میں سو سو اور دو دو سو تک بھی اور اس سے زیادہ بھی نوبت پہونچی ہے۔ تاہم سال بھر میں قریباً اٹھارہ ہزار آدمی وقتاً فوقتاً دار الامان میں آکر حضرت امام الوقت سلمہ ربہ کے منہ سے پاک باتیں سنتے رہے اور پاک تاثیریں [illegible] ہے

بیعت

اس سال میں بیعت کرنے والوں کی تعداد بھی پچھلے سالوں کی بہ نسبت زیادہ رہی ہے۔ بذریعہ خطوط اور خود حاضر ہوکر بیعت کرنے والے اصحاب کی تعداد کسی صورت میں تین ہزار سے کم نہیں ہے۔

تعمیرات

چونکہ مہمانوں کی آمد ورفت روزانہ ترقی پر ہے اور مہاجرین کی کثرت سے آتے جاتے ہیں اس لیئے الہام

وَسِّعْ مَكَانَكَ يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

سال بھر میں تعمیر مکانات کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے دو کمروں کے علاوہ سات جدید مکان تعمیر کئے گئے اور آیندہ ضرورتیں بڑھ رہی ہیں۔

جلسے

اس سال میں معمولی جلسہ تعطیلات ایام کرسمس کے علاوہ تین بڑے ہوئے۔

دو جلسے حسب معمول عیدین کی نماز پر ہوئے۔ اور تیسرا جلسہ الوداع کے نام سے ۱۲ نومبر ۹۹ء کو ہوا۔ یہ جلسہ اس غرض سے کیا گیا تھا کہ تا نصیبین کے جانے والے دوستوں کی روانگی کے لئے دعا مانگی جاوے اور دوستوں سے ان کا تعارف ہو۔

یہ جلسہ غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا جس کی جداگانہ رپورٹ ایڈیٹر الحکم مرتب کر رہا ہے۔

نومسلم

یوں تو ہر ایک شخص جو امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر آ کر بیعت کرتا ہے نیا مسلمان ہوتا ہے مگر غیر قوموں میں سے آ کر بھی اس سال میں دو مسلمان ہوئے۔

جن میں سے ایک نومسلم جس کا نام پہلے سردار سندر سنگھ صاحب تھا اور اب سردار شیخ فضل حق رکھا گیا ہے۔ خالصہ قوم کا رتن اور سکھوں کے عالی خاندان کا ممبر ہے۔ چنانچہ اس کے حالات اس کے رسالہ فضل حق میں جو ہمارے مطبع میں چھپ رہا ہے مفصل درج ہیں۔ اور دوسرا شخص لدہیانہ کے علاقہ کا ہے جو مسلمان ہوا ہے۔

مہاجرین

گذشتہ سالوں کی نسبت اس جماعت میں بھی ترقی ہوئی ہے جو ہمیشہ کے لئے دار الامان میں آ کر مستقل طور پر آباد ہوئی ہے چنانچہ آج کل پندرہ متفرق کنبے یہاں آ کر آباد ہو چکے ہیں

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام میں بھی [illegible] ترقی ہوئی تعداد طلباء قریبا دگنی ہو گئی اور مڈل تک تعلیم کا سلسلہ جاری ہوا۔ ہیڈ ماسٹر اور سیکنڈ ماسٹر گریجوایٹ ہیں مدرسہ کا ماہواری کا خرچ بالاوسط سو روپیہ ماہوار رہا ہے۔ اس سال پہلی مرتبہ تین طالب العلم امتحان مڈل میں شامل ہوئے۔

شفا خانہ

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ نے جو شفا خانہ اپنے صرف خاص سے کھول رکھا ہے اور مفت دوا ملتی ہے اس میں دور دور جگہ سے مریض آ کر شفا پاتے رہے اور روزانہ اوسط مریضوں کی ۲۰ سے لے کر چالیس تک رہی چنانچہ سال تمام میں جن لوگوں نے جسمانی فیض حاصل کیا ان کی تعداد قریبا بیس ہزار ہے

الحکم

اخبار الحکم نے جو حضرت اقدس کے مشن کا ایک ادنی خادم ہے اس سال میں غیر معمولی ترقی کی گو بعض رکاوٹیں اور مشکلات اس کی راہ میں حائل رہیں مگر وہ ہر پہلو سے ترقی کرتا رہا ہے۔ بلحاظ مضامین۔ کتابت۔ کاغذ وغیرہ کے سال کے ابتدائی حصہ کی نسبت آخری حصہ نمایاں ترقی کا ہے۔

اور اس ترقی میں جو امداد ہم کو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی سے پہونچی ہے ہم تو اس کا کیا شکریہ کریں گے یقینا یقینا وہ عند اللہ مشکور ہے خدا تعالے ان کی روح القدس سے تائید کرے آمین۔

مالی امداد میں بھی دوستوں نے حد سے بڑھ کر حصہ لیا ہے جن کے لئے دعا ہے کہ خدا تعالے ان کو ان کے ارادوں میں کامیاب کرے۔ اور دینی خدمات کی توفیق رفیق حال ہو آمین

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ حق و باطل میں امتیاز کرنے کی خواہش مند غور سے دیکھیں اور سوچیں کہ کیا وہ مفتری علی اللہ ہوتا ہے کبھی ایسی ترقیاں پا سکتا ہے؟ اس کا یوماً فیوماً ترقی کرنا ہی اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ اللھم زد فزد۔

آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالی دنیا کی آنکھیں کھولے اور اس کو اس کی شناخت کی توفیق دے۔ جو اس نے حق و حکمت کے ساتھ بھیجا ہے اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ہوئے ہیں استقامت استقلال اور اس غرض کے سمجھنے کی توفیق دے جس کے لئے وہ مامور ہو کر آیا ہے

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب آمین

سالِ گذشتہ کی مسرت افزا بشارت

بحیثیتِ ایڈیٹر الحکم خدا تعالیٰ کی ان بے انتہا عنایتوں اور نوازشوں کا شکریہ زبانِ قلم اور قلمِ زبان سے ادا نہیں کر سکتا۔ جو اس نے ہمیشہ اس ناکارہ کے شاملِ حال رکھی ہیں خدا تعالیٰ کے تازہ افضال و انعام میں سے وہ فضل ہے جو سنہ ۱۹۰۱ء کے شروع میں اس پر ہوا یعنی ۲ر جنوری سنہ ۱۹۰۱ء مطابق ۹ر شعبان سنہ ۱۳۱۸ھ بوقت ساڑھے چار بجے صبح کو بروز سہ شنبہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس کو دوسرا بیٹا عنایت فرمایا

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ

حضرت حجۃ اللہ فی الارض مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم نے اس بچہ کا نام **ابراھیم علی** تجویز فرمایا میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس مولود کو اسم بامسمّٰی کرے اور حضرت ابو الملۃ ابراہیم حنیف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ وہ اسلام کا سچا خادم ہو۔ اسے میرے لئے میری قوم اور اسلام کے لئے مبارک بناوے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

۸ر جنوری سنہ ۱۹۰۱ء مطابق ۱۶ر رمضان سنہ ۱۳۱۸ھ روز دوشنبہ کو عقیقہ مسنونہ کیا گیا

ڈومیسٹک

نہایت مسرت اور خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہمارے عزیز دوست مفتی **فضل الرحمن** صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دار الامان کے گھر میں ۱۲ر دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء کو ساڑھے چار بجے دن کے دوسرا بیٹا پیدا ہوا حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمن کے استصواب سے مولود مسعود کا نام **حبیب الرحمن** رکھا گیا ۷ر جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو عقیقہ مسنونہ ہوا ہم صدق دل سے مفتی صاحب کو مبارک باد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بچہ کی عمر میں ترقی دے اور اُس کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے بہرہ اندوز کرے وہ والدین اور قوم کے لئے مفید ثابت ہو۔ آمین۔

ترجمۃ القرآن

اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

(۱) منشی نادر خاں گرداور تھانو کوٹہ ایک جلد۔
(۲) منشی امام الدین صاحب ریلوینگ گوڈس کلرک نیلاڑی (۲) جلد
(۳) حبیب الرحمن صاحب حاجی پور پھگواڑہ (۲) جلد
(۴) حکیم محمد زمان صاحب مالیر کوٹلہ ایک جلد
(۵) مولوی عبد الکریم صاحب ،، ،،
(۶) منشی عزیز الرحمن صاحب کپور تھلہ ،،

دوستوں کو بہت جلد توجہ کرنی چاہیے تاکہ ۳۰۰ درخواستیں پوری ہو کر طبع ہونا شروع ہو ابھی تک ۰ ،، کے قریب در[illegible] جمع ہوئی ہیں۔ (ایڈیٹر)

اسماء بیعت کنندگان امام ہمام علیہ السلام

(۱) اللہ دتا صاحب وڈالہ گرنتھیاں قریب قادیان
(۲) غلام محی الدین صاحب دوکاندار بازار گلگت
(۳) خدا بخش صاحب ۔ جموں
(۴) بہاول شاہ صاحب مکوڑال ضلع انبالہ
(۵) غلام محمد صاحب نمبردار ۔ باری پاگام ملک کشمیر
(۶) شیخ محمد طفیل صاحب ۔ نادون ضلع کانگڑہ
(۷) شیخ امیر الدین صاحب ،، شیخ رحیم بخش صاحب ،،
(۹) امام الدین صاحب ،،
(۱۰) نور احمد صاحب بستی دریام کملانہ ضلع جھنگ
(۱۱) سید محمد صاحب ممباسہ ملک افریقہ
(۱۲) حافظ محمد ابراہیم صاحب ۔ مکوڑال ضلع انبالہ
(۱۳) محمد بخش صاحب ،،
(۱۴) رکن الدین صاحب بستی شیر خاں ریاست پٹیالہ
(۱۵) بلندا ۔ ٹھٹھہ جوہاں ۔ ضلع لاہور۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پروال غبار پھولا ابل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ۔ بچے سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے ۔

المشتہر پروپرائٹر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً کو نجھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مضافات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہو ۔ راقم ڈاکٹر ڈی ۔ ایم ۔ بی ۔ ریم ۔ سانگلی صاحب ۔ ایم ۔ بی ۔ ایم ۔ ایس ۔ سند یافتہ یونیورسٹی

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۱۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پہر وال پڑتے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا ۔ اس کی بینائی میں فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی ۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے ۔ راقم ڈاکٹر برج [illegible] رائے بہادر ڈاکٹر ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضوں کو یہ استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے ۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ۔ ایل ۔ ایم ۔ ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پانسو ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۹ء میں جمع کیا گیا ہو ۔

انوار احمدیہ پریس [illegible] شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا